مجلس دعوۃ الحق پرنام بٹ کا تبلیغی و اصلاحی ترجمان

ماہنامہ

دعوۃ الحق

رجب المرجب ۱۴۴۵ھ مطابق فروری ۲۰۲۴ء

پہلے دُعا یا دوا؟

بیماری اور پریشانی کے موقع پر پہلے دُعا کرنا چاہئے، پھر دوا یا تدبیر کرنا چاہئے، مگر اب لوگ اُلٹا کرتے ہیں کہ پہلے دوا اور تدبیر کرتے ہیں، جب کامیابی نہیں ہوتی تو دُعا کی طرف متوجہ ہوتے ہیں، سوچنا چاہئے کہ ہم کو جب کوئی بات پیش آتی ہے تو پہلے بڑے کی طرف رجوع کرتے ہیں، اسی طرح جب پریشانی پیش آئے یا بیماری ہوجائے تو پہلے اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہونا چاہئے، تدبیر سے کامیابی حاصل ہوتی ہے، اسی لئے سب سے پہلے دُعا کا اہتمام کرنا چاہئے، دُعا کا فائدہ یہ ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ڈاکٹر کے دل میں دوا اور وکیل کے دل میں تدبیر ڈال دیتے ہیں۔

شیخ المشائخ محی السنہ حضرت مولانا شاہ ابرار الحق صاحب نور اللہ مرقدہ

زیر سرپرستی

طبیب الامت مرجع العلماء عارف باللہ حضرت اقدس شاہ حکیم محمد کلیم اللہ صاحب دامت برکاتہم

ماہنامہ

دعوۃ الحق

رجب المرجب ۱۴۴۵ھ مطابق فروری ۲۰۲۴ء جلد: ۲۱ شمارہ نمبر ۴

بانی و بفیضِ دُعا

شیخ الاسلام والمسلمین شیخ عارف اللہ محی السنۃ حضرت اقدس مولانا شاہ ابرار الحق صاحب رحمۃ اللہ علیہ

سرپرست

طبیب الامت مرجع العلماء عارف باللہ حضرت اقدس شاہ حکیم محمد کلیم اللہ صاحب دامت برکاتہم

ناظم اعلیٰ مرکز مجلس دعوۃ الحق

مدیر اعلیٰ

حکیم وصی اللہ

ناظم مقامی مجلس دعوۃ الحق

مدیر مسئول

مولانا قاری محمد عارف رحیمی صاحب

ترتیب وتقدیم

علمائے مقامی مجلسِ دعوۃ الحق

طابع وناشر

طابع وناشر حکیم وصی اللہ نے

جے۔یم۔پراسس چینئی سے چھپوا کر دفترِ دعوۃ الحق پرنام بٹ سے شائع کیا

اندرون ملک

قیمت فی پرچہ..... ۱۰ روپے

سالانہ زرِتعاون..... ۱۰۰ روپے

ششماہی زرِتعاون..... ۵۵ روپے

منجانب

مقامی مجلس دعوۃ الحق، پرنام بٹ

خط وکتابت وترسیل کا پتہ

مقامی مجلس دعوۃ الحق، پرنام بٹ، ٹملناڈو۔(انڈیا)

DAWAT-UL-HAQ

#43 Mulla Street, Pernambut - 635 810.
(Vellore Dist. Tamil Nadu) INDIA
Email: mudeer@dawatulhaq.in
www.dawatulhaq.in

آئینہ

ہر نصیحت ہمارے لئے آئینہ ہے آیئے اپنی سدھار کی فکر کریں

شمار	عناوین	شخصیات	صفحہ
۱	ذکر وفکر	عارف باللہ حضرت شاہ ڈاکٹر عبدالحی عارفی رحمۃ اللہ علیہ	۳
۲	خزائن القرآن	عارف باللہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب نور اللہ مرقدہٗ	۶
۳	خزائن الحدیث	حضرت مولانا محمد منظور نعمانی صاحب رحمۃ اللہ علیہ	۱۰
۴	اشرف النصائح	حکیم الامت مجدد ملت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی نور اللہ مرقدہٗ	۱۴
۵	معارفِ ابرار	شیخ المشائخ محی السنۃ حضرت مولانا شاہ ابرار الحق صاحب نور اللہ مرقدہ	۱۷
۶	فیضانِ کلیم	طبیب الامۃ مرجع العلماء حضرت شاہ حکیم محمد کلیم اللہ صاحب دامت برکاتھم	۱۹
۷	دردِ دل کی آہ وفغاں	مفتیٔ اعظم حضرت مولانا مفتی محمد شفیع عثمانی صاحب رحمۃ اللہ علیہ	۲۱
۸	دُرویش کی پند ونصائح	حضرت مولانا شرف الدین یحییٰ منیری نور اللہ مرقدہٗ	۲۴
۹	سیرتِ خاصانِ حق	عارف باللہ حضرت مولانا شاہ محمد احمد صاحب پرتاب گڈھی نور اللہ مرقدہٗ	۲۶
۱۰	دردِ محبت	عارف باللہ حضرت ڈاکٹر عبدالحیٔ عارفی رحمۃ اللہ علیہ	۲۸
۱۱	مسائل واحکام	فقیہ الامت حضرت مولانا مفتی محمود حسن گنگوہی نور اللہ مرقدہ	۲۹
۱۲	انوارِ سنت	عارف باللہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب نور اللہ مرقدہٗ	۳۰
۱۳	مہلکات	شیخ المشائخ محی السنۃ حضرت مولانا شاہ ابرار الحق صاحب نور اللہ مرقدہ	۳۱
۱۴	اسلامی عقائد	شیخ المشائخ محی السنۃ حضرت مولانا شاہ ابرار الحق صاحب نور اللہ مرقدہ	۳۲

نفس کی ہر وقت دیکھ بھال کرتا رہے، نفس کی چال بڑی باریک اور خفیہ ہوتی

دینی کتب ورسائل کا احترام ہر مسلمان کا فرض ہے

رجب المرجب ۱۴۴۵ھ

ماہنامہ دعوۃ الحق
رجب المرجب ۱۴۴۵ھ فروری 2024ء

مسلم وکافر کا فرق

عارف باللہ حضرت شاہ عبدالحی عارفی رحمۃ اللہ علیہ

ہم نے کفار اور مشرکین اور ضالین اور مغضوبین کے اعمال کو اختیار کرلیا ہے اور جس طرح وہ مطمئن ہیں اپنی حالت پر کہ بڑے بڑے خبیث اور ناپاک گناہ کرتے ہیں اور ان گناہوں سے مانوس ہیں اور اپنی زندگی میں خمیازہ پہ خمیازہ بھگت رہے ہیں، ان پر کوئی ندامت نہیں ہوتی، ہماری بدقسمتی اور محرومی کہ ہم بھی اب انہی کی نقل کرنے لگے ہیں، جن کے قلوب جانوروں سے بدتر، گندے اور ناپاک ہیں، ان کی پیروی کرکے ہم مطمئن ہیں کہ مہذب دنیا والوں کی نقل کررہے ہیں، مہذب دنیا یہی کررہی ہے، ہم بھی یہی کررہے ہیں تو بھائی کرو، کفار مشرکین کیلئے تو جہنم مقدر ہوچکی ہے، وہ اپنی زندگی پر مطمئن ہیں مگر ان کیلئے کوئی تدارک نہیں، کوئی ان کیلئے راہ نجات نہیں، اپنی غفلت زدہ زندگی میں مدہوش ہیں لیکن صاحب ایمان کیلئے تو یہ معاملہ نہیں جو صاحب ایمان ہے اس کے دل سے گناہ کے بعد ضرور خلش پیدا ہوتی ہے، اگر اس نے اس خلش سے کام لیا اور ندامت قلب کے ساتھ توبہ واستغفار کیا تو ان شاء اللہ اس کی نجات ہوجائے گی، دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی کفار ومشرکین اس سے محروم کردیئے گئے ہیں۔ ان کو اپنے احوال پر نہ ندامت ہے نہ شرمندگی، وہ سمجھتے ہیں کہ ہمارا انداز زندگی ہی یہ ہے، ہم کو یہی زندگی بھر کرنا ہے۔

رجب المرجب ۱۴۴۵ھ

ان کے مذہب میں عمل اور ردعمل کا کوئی مفہوم ہی نہیں ہے لیکن مسلمان کا تو یہ معاملہ نہیں اگرچہ اس وقت ہماری تو یہ حالت ہے کہ کونسا وہ گناہ ہے جس کو چھوڑ رکھا ہے اور کونسی وہ حرکت ہے جس کی بدولت گذشتہ قومیں عذابِ الٰہی میں گرفتار ہوئیں کہ جو ہم نے چھوڑ رکھی ہے، ذرا ہم اپنے اپنے گریبان میں منہ ڈال کر دیکھیں کہ کس انداز پر ہم اپنی زندگی بسر کر رہے ہیں، اسلامی وقار کے خلاف ہیں، شرافت نفس کے خلاف ہیں.....جس کے نتیجہ میں دنیا ہمارے لئے جہنم بن گئی ہے۔اس عافیت کا نام نہیں، یہ پریشانیاں ..... یہ بدحواسیاں، یہ بیماریاں، یہ سانحات وحادثات ہیں کہ الامان والحفیظ، مگر مسلمان کیلئے پھر بھی ایک سہارا ہے اور ایک راستہ کھلا ہوا ہے اور وہ ہے رجوع الی اللہ، جس اللہ کو تم نے ناراض کر رکھا ہے اور جس کو ناراض کرنے کی وجہ سے تم نے اپنے اوپر وبال ڈال رکھا ہے اور جب تک اس کو راضی نہ کروگے اور ان گناہوں کو نہ چھوڑوگے توبہ واستغفار نہ کروگے یہ وبال تم سے ہرگز نہ ٹلے گا، اللہ کی خوشنودی حاصل ہوتی ہے اور ان کا غضب ٹھنڈا ہوتا ہے۔ایسے رجوع کرنے سے ندامت اور توبہ استغفار کرنے سے مسلمانوں کیلئے راستہ کھلا ہوا ہے۔

عافیت نہ حاصل ہونے کی وجہ: مگر یہ انتہائی غفلت ہے کہ گناہوں کو نہیں چھوڑتے ہیں، گانا بجانا، ریڈیو، ٹیلی ویژن، راگ راگنی تصاویر، بے حجابی، بے غیرتی رائج الوقت ہوگئی ہے۔ان کا وبال تو ہم پر ضرور ہونا ہے یقیناً ہوگا اور ہمیشہ ہوگا، اللہ کا قانون ہے، اس کو کوئی نہیں بدل سکتا، خوب سمجھ لیجئے جب تک نافرمانی کرتے رہوگے فسق وفجور میں پڑے رہوگے اور توبہ واستغفار نہیں کروگے اس کا ردعمل ضرور

ہوگا جس کو بھگتنا پڑے گا، چاہے جتنے وظیفے پڑھو، چاہے جتنی دعائیں بزرگوں سے کراؤ، چاہے جتنے عملیات کرو، یہ وبال دور نہیں ہوگا۔ جب تک تم ان گناہوں کو ترک نہ کروگے اور قلب میں ندامت پیدا نہ کروگے اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کی تلافی نہیں ہوگی، خیریت اس میں ہے اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرو، توبہ کرو، استغفار کرو، گناہوں کو چھوڑ دو، اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے، اللہ میاں نے خود فرمایا ہے کہ ہم سے مدد مانگو گے ہم تمہاری مدد کریں گے، کاہے کیلئے مشرکانہ حرکتیں کرتے ہو اور تعویذ، گنڈے، عملیات کے چکر میں پڑتے ہو، خبردار عورتیں ہوں یا مرد، خوب سن لیجئے یہ ایک درجہ میں شرک ہے کہ اللہ کے سوا کسی دوسرے سے رجوع کرنا۔

''اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ.....'' سے بڑا وظیفہ عالم امکان میں اور کوئی نہیں، اگر چاہتے ہو کہ دنیا میں عافیت ملے، چین وسکون نصیب ہو تو ندامت قلب کے ساتھ توبہ کرو، استغفار کرو، سب معاف ہوجائے گا۔ ان شاء اللہ تعالیٰ۔

میں تو یہاں تک عرض کرتا ہوں، بہت سے ضعیف العقیدہ لوگ ایسے ہیں کہ ہم میں اور آپ ہی میں ہیں کہ فسق وفجور میں مبتلا ہیں اور اس عادت کو نہیں چھوڑتے، اپنی وضع قطع لباس پوشاک کھانا پینا، رہنا سہنا سب فاسقانہ فاجرانہ ہے اور ساتھ میں نماز بھی پڑھ لیتے ہیں، بزرگوں سے دُعائیں بھی لیں گے، وظیفہ بھی پوچھ لیں گے لیکن اپنے فسق وفجور کو نہیں چھوڑیں گے، عمر بھر کرتے رہو، عمر بھر پریشان رہوگے، اللہ کا قانون نہیں بدلے گا، عمل اور ردعمل بھائی اللہ کیلئے خوب اچھی طرح سمجھ لیجئے یہ جتنی پریشانیاں ہیں، بیماریاں ہیں یہ سب دور ہوسکتی ہیں، اللہ سے رجوع کرو، توبہ کرو، استغفار کرو۔

ماہنامہ دعوۃ الحق
رجب المرجب ۱۴۴۵ھ فروری 2024ء

اللہ ہی ہمارا کارساز ہے

عارف باللہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب نوراللہ مرقدہٗ

وَاعْفُ عَنَّا، وَاغْفِرْ لَنَا، وَارْحَمْنَا، اَنْتَ مَوْلَانَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ۔ (سورۃ البقرۃ)

ترجمہ: اور درگذر کیجئے ہم سے اور بخش دیجئے ہم کو اور رحم کیجئے ہم پر آپ ہمارے کارساز ہیں (اور کارساز طرف دار ہوتا ہے) سو آپ ہم کو کافر لوگوں پر غالب کیجئے۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے گنہگاروں کیلئے ایک ایسی سواری بھیجی ہے جو عجیب وغریب ہے، اللہ تعالیٰ اپنے ایسے گنہگار بندوں کیلئے جو اپنے گناہوں کی وجہ سے بہت دور جا پڑے ہیں اور اس مایوسی کے قریب جا پہنچے ہیں جس کے سبب مساجد میں جانا اور نیک عمل کرنا بھی چھوڑ دیا ہے، شیطان نے انہیں اللہ سے مایوس کر کے غفلت میں دور پھینک دیا ہے کہ اب وہ یہی سمجھتے ہیں کہ میری مغفرت کیا ہوگی لیکن وہ اگر توبہ کی سواری میں بیٹھ جائیں تو ایک لمحہ میں ان کی دوری حضوری سے تبدیلی ہوجائے اور وہ اللہ کے پیارے ہوجائیں

اب میں آیتِ کریمہ کی تفسیر عرض کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے معافی کا سرکاری مضمون نازل کیا ہے۔ یہ بتائیے کہ اگر کسی مجرم کو وقت کا بادشاہ یا وزیر اعظم یہ کہہ

دے کہ اس قسم کا مضمون معافی نامہ کا لکھ دے دو تو میں معاف کردوں گا۔ تو کیا اس میں کسی کو شبہ ہوگا؟ پھر سلطان السلاطین، احکم الحاکمین، معافی کا جو مضمون خود نازل فرمادیں اس کی مقبولیت میں کس کو شبہ ہوسکتا ہے؟ اللہ تعالیٰ شانہ جن کو حساب لینا ہے وہ معافی کا مضمون نازل کررہے ہیں کہ کہو وَاعْفُ عَنَّا اے اللہ! ہم کو معاف کردے وَاغْفِرْ لَنَا اور ہم کو بخش دیجئے وَارْحَمْنَا اور ہم پر رحم فرمادیجئے اَنْتَ مَوْلَانَا آپ ہمارے مولیٰ ہیں۔ اب اس کی تفسیر عرض کرتا ہوں۔

وَاعْفُ عَنَّا کے کیا معنی ہیں؟ مفتیٔ بغداد علامہ سید محمود آلوسی رحمۃ اللہ علیہ اس کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ وَاعْفُ عَنَّا کے معنی ہیں اُمْحُ اٰثَارَ ذُنُوْبِنَا ہمارے گناہوں کے نشانات اور گواہوں کو مٹادیجئے کیونکہ بندہ جب گناہ کرتا ہے تو چار گواہ تیار ہوجاتے ہیں:

۱) جس زمین پر گناہ کرتا ہے وہ زمین قیامت کے دن گواہی دے گی۔ سورۂ زلزال میں ہے یَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَا اللہ پاک فرماتے ہیں کہ زمین خود بولے گی کہ اس زمین پر اس نے عورتوں کو دیکھا تھا، اس زمین پر اس نے فلاں گناہ کیا تھا۔

۲) دوسری گواہی خود اپنے اعضاء کی ہوگی کہ جس عضو سے گناہ کیا تھا وہ عضو ہاتھ یا پیر گواہی دیں گے۔ اَلْيَوْمَ نَخْتِمُ عَلٰٓى اَفْوَاهِهِمْ وَتُكَلِّمُنَآ اَيْدِيْهِمْ وَتَشْهَدُ اَرْجُلُهُمْ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن منہ سیل کردیں گے اور ہاتھ پیر بولنے لگیں گے، ہونٹ کہیں گے کہ ہم نے حرام بوسے لئے تھے، کان کہیں گے ہم

نے گانے سنے تھے، آنکھیں کہیں گی کہ ہم دوسرے کی ماں، بہن، بیٹی کو دیکھتے تھے اس طرح سب اعضاء بولنے لگیں گے۔

۳) تیسرے گواہ فرشتے ہیں۔ كِرَامًا كَاتِبِيْنَ۔ يَعْلَمُوْنَ مَا تَفْعَلُوْنَ کراماً کاتبین تمہارے اعمال سے باخبر ہیں۔

۴) اور چوتھی گواہی اعمال نامہ ہے۔ وَاِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ۔

تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ وَاعْفُ عَنَّا کہو تو میں تمہارے گواہوں کی گواہی مٹادوں گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا کہ اِذَا تَابَ الْعَبْدُ اَنْسَى اللّٰهُ الْحَفَظَةَ ذُنُوْبَهٗ بندہ جب توبہ کردے گا۔ فرشتوں کو بھی یاد نہیں رہے گا کہ اس شخص نے کیا کیا گناہ کئے تھے۔

وَاَنْسٰى ذٰلِكَ جَوَارِحَهٗ اور اس کے ہاتھ پیر سے جو گناہ ہوا ہے ان کی رِیل بھی صاف کردے گا۔ وَمَعَالِمَهٗ مِنَ الْاَرْضِ اور جس زمین پر گناہ ہوا ہے اس زمین کی رِیل بھی صاف کردے گا۔ حَتّٰى يَلْقَى اللّٰهَ وَلَيْسَ عَلَيْهِ شَاهِدٌ مِّنَ اللّٰهِ بِذَنْبٍ یہاں تک کہ وہ بندہ اس حال میں اللہ سے ملے گا کہ اس کے خلاف کوئی گواہ نہ رہے گا۔

ایک بزرگ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ گناہوں کے نشانات اور شہادتیں فرشتوں سے مٹوائیں گے یا خود مٹادیں گے؟ تو مفسرِ عظیم حضرت حکیم الامت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ خود مٹائیں گے۔ اگر فرشتوں سے مٹواتے تو

فرشتے ہم کو طعنہ دیتے کہ تم لوگ تو نالائق تھے۔ یہ ہم نے مٹایا ہے کیا کرم ہے اللہ کا، ایسے کریم مولیٰ پر کیوں نہ فدا ہوں جنہوں نے غلاموں کی آبرو رکھ لی اور ہمارے جرائم کو خود ہی مٹا دیا۔ اب جو لوگ گناہوں سے توبہ کرلیں گے اور پھر نیک اعمال کرنے لگیں، حج، عمرے، روزہ، نماز وغیرہ تو اللہ تعالیٰ ان کی برائیوں کی جگہ نیکیاں لکھ دیں گے۔ فَاُولٰٓئِكَ يُبَدِّلُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍ اور لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ اللہ کی رحمت سے ناامید مت ہو، اس کی رحمت غیر محدود ہے۔

جب مخلوق میں یہ قدرت ہے کہ ذرا سا بارود پہاڑوں کو اُڑا دیتا ہے تو اللہ کی رحمت میں یہ قدرت نہ ہوگی کہ گناہوں کے پہاڑوں کو اُڑا دے۔ وَاغْفِرْ لَنَا اور ہم کو بخش دیجئے۔ کس طرح بِاِظْهَارِ الْجَمِيْلِ وَسَتْرِ الْقَبِيْحِ ہماری نیکیاں ظاہر کردیجئے اور گناہوں پر پردہ ڈال دیجئے۔ وَارْحَمْنَا یہ رحم کیا ہے؟ جب کہ معافی اور بخشش ہوگئی تو مفسر عظیم علامہ آلوسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اَیْ تَفَضَّلْ عَلَيْنَا بِفُنُوْنِ الْاٰلَاءِ مَعَ اسْتِحْقَاقِنَا بِاَفَانِيْنِ الْعِقَابِ اے خدا! اب طرح طرح کی نعمتیں بھی ہم کو دیجئے۔ جو شخص طرح طرح کے عذابوں کا مستحق تھا اس پر طرح طرح کی نعمتیں اور عنایتیں برسا دیجئے اَنْتَ مَوْلَانَا، اَیْ اَنْتَ سَيِّدُنَا وَمَالِكُنَا آپ ہمارے آقا ہیں، ہمارے مالک ہیں۔ وَمُتَوَلِّيْ اُمُوْرِنَا اور آپ ہمارے تمام اُمور کے متولی ہیں۔

ماہنامہ دعوۃ الحق
رجب المرجب ۱۴۴۵ھ فروری 2024ء

جنت اور اس کی نعمتیں

حضرت مولانا محمد منظور نعمانی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

عالمِ آخرت جن حقیقتوں پر ایمان لانا ایک مؤمن کیلئے ضروری ہے اور جن پر ایمان لائے بغیر کوئی شخص مؤمن و مسلم نہیں ہوسکتا، انہی میں سے جنت و دوزخ بھی ہیں اور یہی دونوں مقام انسانوں کا آخری اور پھر ابدی ٹھکانہ ہے۔ قرآن مجید میں بھی جنت اور اس کی نعمتوں کا اور دوزخ اور اس کی تکلیفوں کا ذکر اتنی کثرت سے کیا گیا ہے اور ان دونوں کے متعلق اتنا کچھ بیان فرمایا گیا ہے کہ اگر اس سلسلے کی سب آیتوں کو ایک جگہ جمع کر دیا جائے تو صرف انہی سے اچھی طرح کتبِ حدیث میں بھی جنت و دوزخ کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صدہا حدیثیں محفوظ ہیں، جن سے ان دونوں کے متعلق کافی معلومات مل جاتی ہیں، پھر بھی یہ ملحوظ رہنا چاہئے کہ قرآنِ مجید میں اور اسی طرح احادیث میں جنت و دوزخ کے متعلق جو کچھ بیان فرمایا گیا ہے، اس کی پوری اور اصلی حقیقت کا علم وہاں پہنچ کر اور مشاہدہ کے بعد ہی حاصل ہو سکے گا۔ جنت تو جنت ہے، اگر کوئی شخص ہماری اس دنیا ہی کے کسی بارونق شہر کے بازاروں کا اور وہاں کے باغوں اور گلزاروں کا ذکر ہمارے سامنے کرے تو اس کے بیان سے جو تصور ہمارے ذہنوں میں قائم ہوتا ہے، ہمیشہ کا تجربہ ہے کہ وہ اصل کے مقابلے میں ہمیشہ بہت ناقص ہوتا ہے۔ بہرحال! اس نفس الامری حقیقت کو ذہن میں رکھتے ہوئے

قرآن وحدیث میں جنت ودوزخ کے بیان کو پڑھنا چاہئے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی اَعْدَدْتُّ لِعِبَادِیَ الصَّالِحِیْنَ مَالَا عَیْنٌ رَأَتْ وَلَا اُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلٰی قَلْبِ بَشَرٍ وَاقْرَءُوْا اِنْ شِئْتُمْ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّآ اُخْفِیَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْیُنٍ۔ (رواہ البخاری)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ میں نے اپنے نیک بندوں کیلئے وہ چیزیں تیار کی ہیں، جن کو نہ کسی آنکھ نے دیکھا ہے، نہ کسی کان نے سنا ہے اور نہ کسی بشر کے دل میں کبھی ان کا خطرہ یا خیال گذرا ہے اور اگر تم چاہو تو پڑھو قرآن کی آیت ''فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّآ اُخْفِیَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْیُنٍ'' جس کا مطلب یہ ہے کہ کوئی آدمی بھی ان نعمتوں کو نہیں جانتا، جو ان بندوں کیلئے (جو راہِ خدا میں اپنا محبوب مال خرچ کرنے والے ہیں اور راتوں کو عبادتِ خداوندی میں مصروف رہنے والے ہیں) چھپا کے اور محفوظ کر کے رکھی گئی ہیں، جن میں ان کی آنکھوں کیلئے ٹھنڈک کا سامان ہے۔

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی یَقُوْلُ لِاَهْلِ الْجَنَّةِ یَا اَهْلَ الْجَنَّةِ فَیَقُوْلُوْنَ لَبَّیْكَ رَبَّنَا وَسَعْدَیْكَ وَالْخَیْرُ كُلُّهٗ

فِيْ يَدَيْكَ فَيَقُوْلُ هَلْ رَضِيْتُمْ ؟ فَيَقُوْلُوْنَ وَمَالَنَا لَانَرْضٰى يَارَبِّ وَقَدْ اَعْطَيْتَنَا مَالَمْ تُعْطِ اَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ فَيَقُوْلُ اَلَا اُعْطِيْكُمْ اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ؟ فَيَقُوْلُ اُحِلُّ عَلَيْكُمْ رِضْوَانِيْ فَلَا اَسْخَطُ عَلَيْكُمْ بَعْدَهٗ اَبَدًا ۔ (رواہ البخاری ومسلم)

ترجمہ: حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیان فرمایا کہ جنتی جب جنت میں پہنچ جائیں گے اور وہاں کی نعمتیں ان کو عطا ہوجائیں گی تو اللہ تعالیٰ ان کو مخاطب کر کے فرمائیں گے کہ اے اہل جنت! وہ عرض کریں گے کہ اے ہمارے رب! ہم حاضر ہیں، حاضر ہیں! آپ کی بارگاہ قدس میں اور ساری خیر اور سب بھلائی آپ ہی کے قبضے میں ہے، جس کو چاہیں عطا فرمائیں یا نہ فرمائیں، پھر اللہ تعالیٰ ان بندوں سے فرمائیں گے: تم خوش ہو؟ یعنی جنت اور جو نعمتیں جنت میں تم کو دی گئی، تم ان سے راضی ہو۔ یہ جنتی بندے عرض کریں گے: اے پروردگار! جب آپ نے ہمیں یہاں وہ کچھ نصیب فرمایا جو اپنی کسی مخلوق کو نہیں دیا تھا، (یعنی آپ کی بخشش اور آپ کے کرم سے، جب یہاں ہمیں وہ نعمتیں اور وہ راحتیں اور لذتیں نصیب ہیں جو دنیا میں کسی بڑے سے بڑے کو بھی نصیب نہیں تھیں) تو ہم کیوں راضی اور خوش نہ ہوں گے۔

اس کے بعد اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: کیا میں تمہیں اس سب سے اعلیٰ وافضل

ایک چیز اور دوں! وہ بندے عرض کریں گے کہ خداوندا! وہ کیا چیز ہے جو اس جنت اور اس کی ان نعمتوں سے بھی افضل ہے؟ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: میں تم کو اب اپنی دائمی اور ابدی رضامندی اور خوشنودی کا تحفہ دیتا ہوں، اس کے بعد اب میں کبھی تم پر ناراض نہ ہوں گا۔

عَنْ اَبِیْ رَزِیْنِ الْعَقِیْلِیِّ قَالَ قُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ اَکُلُّنَا یَرٰی رَبَّہٗ مُخْلِیًا بِہٖ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ قَالَ بَلٰی قُلْتُ وَمَا اٰیَۃُ ذٰلِکَ؟ قَالَ یَا اَبَا رَزِیْنٍ اَلَیْسَ کُلُّکُمْ یَرَی الْقَمَرَ لَیْلَۃَ الْبَدْرِ مُخْلِیًا بِہٖ قَالَ بَلٰی قَالَ فَاِنَّمَا ھُوَ خَلْقٌ مِنْ خَلْقِ اللّٰہِ وَاللّٰہُ اَجَلُّ وَاَعْظَمُ۔ (رواہ ابوداؤد)

ترجمہ: ابورزین عقیلی سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ میں نے ایک دن رسول اللہؐ سے عرض کیا: یارسول اللہؐ! کیا قیامت میں ہم میں سے ہر ایک اپنے رب کو اکیلا بغیر بھیڑ بھاڑ اور کشمکش کے دیکھ سکے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں! دیکھ سکے گا۔ میں نے عرض کیا: اور کیا اس کی کوئی نشانی اور مثال ہماری اس دنیا میں بھی ہے آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابورزین! کیا چودھویں رات کو تم میں سے ہر ایک چاند کو بجائے خود اور اکیلا بغیر بھیڑ بھاڑ کے نہیں دیکھتا۔ میں نے عرض کیا کہ ہاں بے شک چاند کو تو ہم سب ہی اسی طرح دیکھتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ وہ تو اللہ کی مخلوق ہے اور اللہ تو بڑی جلالت والا اور نہایت عظمت والا ہے، پھر اس کیلئے کیا چیز مشکل ہے۔

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْأَلُکَ لَذَّۃَ النَّظْرِ اِلٰی وَجْھِکَ وَالشَّوْقِ اِلٰی لِقَائِکَ۔

ماہنامہ دعوۃ الحق
رجب المرجب ۱۴۴۵ھ فروری 2024ء

مجالسِ حکیم الامتؒ

حکیم الامت مجدد ملت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی نوراللہ مرقدہٗ

حکیم الامت مجدد ملت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی قدس سرہٗ کے اصلاحی ملفوظات جو روحانی زندگی میں عجیب انقلاب پیدا کرتے ہیں

فرمایا کہ حیاۃ المسلمین میں آٹھویں روح حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سیرت میں ہے اگر اس کو روزانہ پڑھ لیا کرے تو ایک بڑے پیمانہ پر حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی محبت اور متابعت انشاء اللہ تعالیٰ پیدا ہوجائے گی بعض لوگوں کے خطوط آتے ہیں کہ ہم پڑھتے ہیں بے حد نفع ہوا۔

فرمایا کہ بفضلہٖ تعالیٰ مجھ کو ہر بات میں ہر شخص کی مصلحت اور رعایت مدنظر رہتی ہے حتیٰ کہ اگر دو مبلغ ایک ساتھ کہیں بھیجتا ہوں تو خرچ دونوں کو الگ الگ دیتا ہوں تاکہ ایک کو دوسرے کی محتاجی نہ ہو اگر باہم کھٹ پٹ ہوجائے تو دونوں الگ ہوجائیں ایک دوسرے کو پریشان نہ کریں اور جب تک اجتماع رہے بشاشت سے رہے ایسے معمولات پر بعضے بُرا مانتے ہیں کیا یہ ماننے کی بات ہے ظالمو! قدر کرنا چاہئے کہ سب کی مصلحت اور راحت کا کس قدر خیال رکھتا ہوں۔

فرمایا کہ میری رائے ہے کہ قرآن شریف کا ترجمہ بھی بلاتوسط کسی تفسیر کے مثل دوسرے متون کتابوں کے محقق استاد سے سبقاً سبقاً پڑھنا چاہئے ایسا نہ ہونے سے طلبہ کو قرآن مجید سے مناسبت نہیں ہوتی اور بڑی گڑبڑ ہوتی ہے یہ خود ایک مستقل

مقصود ہے اہل مدارس کو اس طرف توجہ کرنا چاہئے۔

فرمایا کہ اگر کسی ظالم کے مقابلہ میں قدرت ہو تو ضرب یضرب پر عمل ہو۔ اگر قدرت نہ ہو تو صبر یصبر پر عمل ہو یہ بیچ کی صورت جس کو ستیہ گرہ کہا جاتا ہے اس کا کوئی ماخذ سمجھ میں نہیں آتا۔

فرمایا کہ عیدین میں نہ قبل الخطبہ نہ بعد الخطبہ دُعا منقول تو ہے نہیں لیکن اگر کہیں معمول ہو مگر التزام نہ ہو تو کلیات شرعیہ کی بناء پر کوئی حرج بھی نہیں ایسی چیزوں کی بحث میں نہ پڑنا چاہئے جس میں شرعاً وسعت ہے اہتمام کے لائق اور بہت باتیں ہیں لوگ ان کے چھوڑنے پر آمادہ نہیں جن میں کھلم کھلا دین کی تحریف کر رہے ہیں۔

فرمایا کہ اگر غیر محترم کا کوئی احترام کرے یہ بُرا نہیں بشرطیکہ حد کے اندر ہو اور اگر محترم کا احترام نہ کرے یہ بُرا ہے اصل چیز یہ ہے کہ ہر چیز کو اس کی حد پر رکھنا چاہئے۔

فرمایا کہ اللہ کا فضل ہے کہ مجھ کو کبھی ڈھونگ کرنا آیا ہی نہیں اور اگر آتا اور کرتا بھی تو ظاہر پرستوں کی نظر میں جن کا آج خاص غلبہ ہے میری بڑی امتیازی شان ہو جاتی مگر اب کچھ بھی نہیں اس لئے مختلف فیہ مسئلہ ہو رہا ہوں مگر اپنے بزرگوں کا یہی طرز دیکھا اور یہی پسند ہے۔

فرمایا کہ تاریخ سے معلوم ہوتا ہے کہ مسلمانوں کے آنے سے پہلے ہندوستان کی نہایت گندگی کی حالت تھی پیشوا بھی سلاطین بھی سارے ہی بندے شہوت وغضب بنے ہوئے تھے اور اس کے مقابلہ میں یہ زمانہ ڈاکوؤں کا ہے جس کے سبب اب پہلے سے بھی زیادہ حالت خراب ہے اور یہ ایسے مہذب ہیں جن کو میں

معذب کہا کرتا ہوں گذشتہ جاہلیت کا زمانہ کفر کے زور شور کا تھا اب الحاد کا زور ہے لیکن کفر خالص میں جو برنگ مذہب ہوا ایک قوت بھی ہوتی ہے مگر الحاد میں یہ بھی نہیں ہوتی بلکہ اس سے آدمی بزدل ہوجاتا ہے اس لئے اس کے قلب کا کوئی مرکز نہیں اس لئے الحاد نہایت ہی بری چیز ہے۔

ایک مولوی صاحب کے سوال کا جواب دیتے ہوئے فرمایا کہ ایسی فضول باتیں یا تو ان کو یاد رہیں جن کا حافظہ قوی ہو یا جن کو دلچسپی ہو یہاں دونوں باتیں نہیں اب یاد رہنے کی کیا صورت ہے۔

فرمایا کہ بعض بزرگوں کو دیکھا ہے کہ اپنے معتقدین کے اس قدر معتقد ہوتے ہیں کہ وہ جو بھی کہہ دیں آمنّا اور صدقنا کہہ کر اس پر عمل شروع کر دیتے ہیں مگر الحمدللہ ہمارے حضرات اس سے منزہ ہیں مگر اتنا تفاوت ہے کہ حضرت حاجی صاحبؒ تو پوری شکایت سن کر فرمادیتے کہ تم غلط کہتے ہو وہ شخص ایسا نہیں میں اس کو خوب جانتا ہوں اور حضرت مولانا محمد قاسم صاحب رحمۃ اللہ علیہ شروع ہی سے نہ سنتے تھے اور حضرت مولانا گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ سنتے تھے اور کچھ نہ فرماتے تھے۔

ایک مرتبہ حضرت مولانا گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے سوال کیا کہ کیا حضرت پر کسی کی شکایت سن کر کچھ اثر ہوتا ہے فرمایا ہوتا ہے اور وہ اثر یہ ہوتا ہے کہ میں سمجھ جاتا ہوں کہ ان دونوں میں لڑائی ہے پھر مذاق بیان کیا کہ میرے یہاں احتمال تو ہوجاتا ہے مگر اس کو زبان سے نکالنا یا اس پر حزم کرنا یا اس کے اقتضاء پر عمل کرنا بحمداللہ تعالیٰ یہ نہیں ہوتا۔

ماہنامہ دعوۃ الحق
رجب المرجب ۱۴۴۵ھ فروری 2024ء

اِرشاداتِ محی السنہؒ

مرتب: عارف باللہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب نور اللہ مرقدہٗ

شیخ المشائخ محی السنہ حضرت مولانا شاہ ابرار الحق صاحب نور اللہ مرقدہ کے روح پرور انقلابی اور معرفت سے بھرپور مجالس پیشِ خدمت ہیں۔

ارشاد فرمایا کہ ہمارے یہاں حفاظ کرام کو جہری نماز ہو یا سری، خواہ فرض نمازوں کی امامت ہو یا تراویح پڑھانی ہوں تجوید اور قواعد کی پوری رعایت رکھنی ہوتی ہے، بعض حضرات جہری نمازوں میں تو قرأت کے تمام اصول کی پابندی کریں گے اور سری نمازوں میں سب اصول ختم کر دیتے ہیں، کیا یہ قواعد صرف جہر کیلئے خاص ہیں؟ اگر یہ قرآن پاک کی عظمت کا حق ہے تو پھر ہر حالت میں اس کی رعایت ضروری ہے، تراویح میں تو ابتلا ہے کہ تیز پڑھنے میں تمام قواعد ہضم کر جاتے ہیں، میں اس کی ایک مثال دیا کرتا ہوں وہ یہ کہ کار کے تیز چلانے پر حکومت کی طرف سے انعام مقرر ہو تو کچھ لوگوں نے سرخ سگنل کو بھی پار کر لیا اور تصادم سے بھی نہ رُکے، سب کو گراتے پڑاتے منزل مقررہ تک پہنچ گئے اور کچھ لوگ ہر سرخ سگنل پر اپنی کار کو روک لیا کرتے اور کسی کی جان بھی تیز رفتاری سے ضائع نہیں کی تو آپ ہی بتلائیں کہ انعام کن لوگوں کو ملے گا؟ اور چالان کن لوگوں کا ہوگا؟ انعام تو کجا ایسے لوگوں کی سزا کا خطرہ ہے جو تیز رفتاری سے تراویح میں اصول وقواعد کی پرواہ نہیں کرتے اور مقتدیوں کو خوش کرنے کیلئے خدا تعالیٰ کو ناراض کرتے ہیں۔

رجب المرجب ۱۴۴۵ھ

ارشاد فرمایا کہ گھڑی خراب ہوجائے تو شہر میں جو سب سے ماہر گھڑی ساز ہوگا اس کے پاس جاویں گے اور بچوں کی قرآن پاک کی تعلیم کے لئے سستا استاد تلاش کریں گے۔ چاہے وہ کیسا ہی غلط کیوں نہ پڑھتا ہو۔۔۔قرآن پاک کیلئے فن تجوید کے ماہر کو استاد بنانا چاہئے۔

ارشاد فرمایا کہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ ''خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَهٗ'' (تم لوگوں میں سے سب سے اچھا اور نیک وہ ہے جو قرآن پاک کی تعلیم حاصل کرے اور دوسروں کو تعلیم قرآن پاک کی دے)۔ مگر بھائی یہ انعام صحیح پڑھنے پر ہے۔۔۔ ہمارے یہاں صرف قاعدہ میں آٹھ مرتبہ امتحان ہوتا ہے اور امتحان کا حق استاد کو نہیں صدر مدرس کو ہوتا ہے۔ استاد خود ترقی نہیں دے سکتا۔ اس اہتمام کی برکت ہے کہ الحمدللہ ہمارے یہاں قرآن پاک کی تعلیم قواعد تجوید سے معیاری ہونے میں مشہور ہے اور ہر دوئی میں مختلف صوبوں سے چھوٹے چھوٹے بچے اپنے مصارف سے آکر پڑھ رہے ہیں۔

ارشاد فرمایا کہ بعض حضرات صرف جلسہ میں پڑھنے کیلئے دو ایک رکوع قواعد سے مشق کر لیتے ہیں اور روزمرہ اپنے گھروں میں تمام قرآن کی تلاوت بدوں قواعد کا لحاظ رکھتے ہوئے کرتے ہیں۔ اسی طرح بعض حضرات صرف جہری نماز (مغرب، عشاء، فجر) میں قواعد کی رعایت کرتے ہیں۔ اور سری نماز (ظہر، عصر) میں اخفاء ادغام، غنّہ وغیرہ کا کوئی لحاظ نہیں ہوتا۔ سب اصول ختم۔ بعض حضرات تراویح میں باوجود ماہر فن ہونے کے قواعد کی رعایت اس لئے نہیں کرتے کہ اس سے تاخیر ہوگی۔ اس لئے جلد پڑھ کر مقتدیوں کو خوش کر دیتے ہیں۔ اب خود فیصلہ کیجئے کہ مذکورہ کوتاہیوں کی حقیقت اور اس کا سبب کیا ہے؟ اگر قواعد کی رعایت قرآن پاک کی عظمت کا حق ہے تو پھر جلسہ اور جہری نماز کی تخصیص کیوں ہے۔ اور تراویح مستثنیٰ کیوں ہے۔

ملفوظاتِ طبیب الامت

مرتب: حضرت مولانا مفتی خواجہ معصوم ثاقب صاحب مدظلہ

طبیب الامۃ مرجع العلماء حضرت حکیم شاہ کلیم اللہ صاحب دامت برکاتہم کی صحبت کیمیاء اثر کے چند نقوش جو قارئین دعوۃ الحق کے پیش خدمت ہیں

فرمایا کہ مبتدی کی توجہ نماز میں الفاظ کی جانب ہوتی ہے۔ جیسے ہم لوگ ہیں اور متوسط کی معانی کی طرف۔ لیکن منتہی کی توجہ نہ الفاظ کی طرف ہوتی ہے نہ معانی کی طرف جیسا کہ بادشاہ جب آتے ہیں تو اس کے آداب ہوتے ہیں وہ بجالائے بادشاہ آگئے۔ اب وہ صرف متوجہ ہوکر بادشاہ کی طرف دیکھتے رہتے ہیں یہ مثال نماز کے بارے میں بھی صادق آتی ہے۔ شروع ہونے میں پہلے وہ کیا الفاظ ہیں؟ ''اللہ اکبر'' میں داخل ہوا آپ کے دربار میں۔ پھر ثناء کس انداز سے بیان کی گئی، ثناء کے بعد پھر قرآن پاک کی تلاوت کی گئی اور دُعائیہ کلمات ہیں سورۂ فاتحہ کے اندر۔ آمین کیوں کہا آپ نے؟ جب دعائیہ کلمات سنو تو آمین کہو سنت ہے۔ ایک چیز اور عرض کردوں بعض لوگ اس کی ادائیگی میں غلطی کرتے ہیں جو قاعدہ ہے اس کے مطابق کہو گے ''آمین''۔ ورنہ امین ہوجائے گا معنی بدل جائے گا۔

آج کل لوگ ایسے ہیں، ایک صاحب نے ٹوکا کہ یہاں پر قاعدہ ہے، مد بھی ہے ''آمین'' یہ ہیں الفاظ۔ مطلب یہ ہوا جب وہ آگیا ہم داخل ہوگئے ثناء پڑھی پھر

تلاوت سے پہلے تسمیہ، تعوذ اعوذ باللہ، تسمیہ بسم اللہ، کہ میں آپ سے کلام کی طرف جارہا ہوں۔ اس کی طرف توجہ ہوگی جب اللہ والوں کی صحبت میں رہوگے۔ اللہ والے کے پاس جاؤ گے، خود معلوم پڑ جائے گا۔ ثناء تو مسنون ہے ابھی داخل نہیں ہوئے اس کے اندر اس میں تعریف بیان کی ہے۔ جب ثناء پوری ہوئی اب قرآن پاک پڑھنا چاہتے ہو تو پہلے تعوذ پڑھو! پھر تسمیہ، پھر قرآن پاک سورۂ فاتحہ۔ اس کے بعد پھر سورۂ فاتحہ کے اندر دعائیہ کلمات ہوتے ہیں ''وَلَا الضَّآلِّيْنَ'' کہہ دیا، پھر کہیں گے ''آمین'' اے اللہ! اسے قبول فرمالیجئے۔ پھر کچھ آیات ہوتی ہیں قرآن مجید کی وہ بھی تلاوت ہوئی اب گئے رکوع کے اندر عظمت بیان کی خدا کی ''سبحان ربی العظیم'' جو ہے کیوں آیا؟ اللہ کی عظمت بیان کرنا ہے۔ ہر حرکت پر اللہ کی بڑائی ہے یہاں پر ''سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ، رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ'' جتنے الفاظ ہیں ان میں بڑائی اللہ کی بیان کی گئی ہے۔

آج ہم لوگ اس کو جانتے نہیں۔ آپ جس کے سامنے جھک رہے ہیں ان کی عظمت ہونا چاہئے۔ اس کو کہتے ہیں خشوع وخضوع۔ دو چیزیں ہوتی ہیں، (۱) خشوع کا تعلق قلب سے، (۲) اور خضوع کا تعلق جوارح سے ہے۔ حرکات وسکنات یہ خضوع کہلاتے ہیں ان کیلئے حکم یہ ہے جیسا کہ آپ نے کہا کہ: جیسے میں نماز پڑھتا ہوں تم پڑھو۔ یہ خشوع ہوجائے گا اور عظمت کے ساتھ پڑھو کوئی لمحہ غافل نہ ہو۔ اس لئے جب سجدے میں جاتے ہیں تو ''ہمزہ'' سے شروع کرکے ''را'' پر ختم کرو۔ اللہ اکبر بعض لوگ جلدی کردیتے ہیں۔ اب جو خالی رہ گیا کہ لاعلمی میں ہوا۔

روحِ تصوف

مفتیٔ اعظم حضرت مولانا مفتی محمد شفیع عثمانی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

سید الطائفہ حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ کے ارشادات

ایک شخص آپ کے پاس پانچ سو دینار لایا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے رکھ کر عرض کیا ان کو اپنی جماعت (صوفیاء) میں تقسیم کر دیجئے۔ آپ نے فرمایا کہ تمہارے پاس اس کے سوا بھی کچھ مال ہے اس نے عرض کیا کہ ہاں ہے۔ آپ نے فرمایا کہ کیا تم چاہتے ہو کہ وہ مال اور زیادہ ہوجائے۔ عرض کیا کہ ہاں چاہتا ہوں۔ ارشاد فرمایا کہ یہ دینار تم ہی رکھو کہ تم ہم سے زیادہ اُن کے محتاج ہو۔

فائدہ: کیونکہ ہم تو نہ ان کے خواہشمند ہیں نہ ان پر زیادتی کے اور تم زیادتی کے طالب ہو۔ اس شخص نے اپنے پاس اور مال موجود ہونے کا غالباً یہ سمجھ کر اقرار کیا ہوگا کہ کہیں یہ سمجھ کر اس کا ہدیہ رَد نہ کر دیا جائے کہ اس کے پاس صرف یہی مال تھا جو لے آیا اس کو بعد میں پریشانی ہوگی۔ مگر یہاں یہی چیز رَد کرنے کا سبب ہوگئی۔ عجب نہیں کہ اس شخص کے نفس میں یہ خیال ہو کہ ان حضرات کو ہدیہ دینے سے مال میں برکت اور زیادتی ہوجائے گی۔ اور یہ خیال اخلاص کے خلاف ہے۔ اس لئے حضرت شیخ نے یہ سوال کر کے اُس کو ہدیہ واپس فرما دیا۔ یہ تو مترجم رحمۃ اللہ علیہ کی توجیہہ ہے اور حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ کہا کہ غالباً صوفیاء کے مذاق کے اور جنید رحمۃ اللہ علیہ کی عبارت کے مناسب یہ ہے کہ حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ کو ہدیہ دینے والے میں طمع وحرص

کے آثار محسوس کئے جس سے یہ احتمال ہوا کہ یہ ہدیہ کے بعد پچھتائے گا۔ آپ نے ایک ایسے لطیف طریقے سے عذر فرمادیا جس کا اُس سے جواب بھی نہ بن پڑے اور اُس کی دل شکنی بھی نہ ہو۔ واللہ اعلم

حضرت رویم ابن احمد رحمۃ اللہ علیہ کے ارشادات

آپ کے ارشادات میں سے ہے کہ حکیم کی حکمت کا مقتضی یہ ہے کہ احکام میں اپنے بھائی مسلمانوں پر توسعت کرے (یعنی جہاں تک شرعی گنجائش ہو اُن کو آسان عمل بتلائے) اور اپنے نفس پر تنگی برتے (یعنی خود احتیاط اور تقویٰ پر عمل کرے) کیونکہ عام مسلمانوں پر وسعت کرنا علم کا اتباع ہے اور اپنے نفس پر (بقدر تحمل تنگی (یعنی احتیاط اور عزیمت پر عمل) کرنا تقویٰ کا مقتضی ہے۔

فرمایا کہ صوفیاء کرام اُس وقت تک خیر پر ہیں جب تک ایک دوسرے سے یکسوئی رکھیں اور جب آپس میں میل جول کرنے لگیں تو ہلاک ہوجائیں گے۔

فائدہ: مراد وہ اختلاط اور میل جول ہے جس میں اوقات ضائع ہوں یا بے ضرورت ہو۔

حضرت شاہ بن شجاع کرمانی رحمۃ اللہ علیہ کے ارشادات

فرماتے تھے کہ اہلِ فضل وکمال کی فضیلت اُسی وقت تک ہے کہ وہ خود اُس کی طرف نظر والتفات نہ کریں اور جب اُس پر خود اپنی نظر ہونے لگے تو کوئی فضیلت نہ رہی۔ اسی طرح اولیاء کی ولایت اُسی وقت تک ہے کہ وہ خود اُس پر (فخر کے ساتھ) نظر نہ کریں اور جب اُس پر اپنی نظر ہونے لگی تو کچھ ولایت نہ رہی۔

فائدہ: مطلب یہ ہے کہ خود بینی سے فضل وکمال اور ولایت نہیں رہتی۔ اور جن اولیاء سے اپنی ولایت کا اعلان وتذکرہ خود منقول ہے وہ خود بینی کے طور پر نہ تھا بلکہ یا کسی وارد کے ماتحت اور یا کسی دینی مصلحت کی بناء پر۔

فرمایا کہ کوئی عابد اس سے اچھی عبادت نہیں کرسکتا کہ ایسے اعمال اختیار کرے جن سے وہ اولیاء اللہ کی نظر میں محبوب ہوجائے۔ کیونکہ جب اولیاء اللہ سے محبت کی تو اللہ تعالیٰ سے ہی محبت کی اور اگر اولیاء اللہ نے اس سے محبت کی تو (گویا) اللہ تعالیٰ نے ہی اس سے محبت کی۔

حضرت محمد بن عمر حکیم وراق رحمۃ اللہ علیہ کے ارشادات

آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنے مریدین کو سفر اور سیر وسیاحت سے منع فرماتے اور کہتے تھے کہ ہر برکت کی کنجی یہ ہے کہ اپنے موقع ارادت میں استقلال کے ساتھ جمے رہو جب تک وہ ارادت اپنے حال پر پختہ نہ ہوجائے (یعنی خیالات ومعمولات ایک حال پر برقرار ہوجائیں مبتدی کو جو انتشار ہوتا ہے وہ زائل ہوجائے) جب ارادت قرار پاجائے اُس وقت برکت کے ابتدائی آثار کا ظہور شروع ہوتا ہے (سو اگر اس ابتداء ہی میں انضباط فوت ہوگیا جو سفر کے لوازم عادیہ سے ہے تو پھر ابتداء ہی بگڑ جائے گی آگے انتہائی برکات کی کیا توقع ہوگی۔

فرمایا کہ بدعمل اور گنہگاروں کی تواضع اور پستی عبادت گذاروں کی تندی اور تکبر سے بہتر ہے۔

ماہنامہ دعوۃ الحق
رجب المرجب ۱۴۴۵ھ فروری 2024ء

روزہ دار کیلئے دو طرح کی نعمت

حضرت مولانا شرف الدین یحییٰ منیری نور اللہ مرقدہٗ

تمہیں معلوم ہونا چاہئے کہ جو لوگ محقق ہیں جن کے قول و فعل میں صدق و اخلاص ہے، وہ کہتے ہیں کہ جس طرح قوتِ جسمانی کھانے پینے پر موقوف ہے اسی طرح روحانی طاقت بھوکے پیاسے رہنے سے پیدا ہوتی ہے۔ ”اَلْجُوْعُ طَعَامُ اللّٰہِ فِیْ اَرْضِہٖ“ (بھوک خدا کی زمین میں خدائی غذا ہے)۔ پھر فرماتے ہیں کہ روزہ دار میں معبود جلّ ذکرہٗ کی ایک صفت خاص پائی جاتی ہے ”وَھُوَ یُطْعِمُ وَلَا یُطْعَمُ“ (حق سبحانہ وتعالیٰ کھلاتا ہے مگر خود نہیں کھاتا)۔ روزہ دار کا اس صفتِ باری تعالیٰ کے ساتھ موصوف ہونا کیا معمولی بات ہے؟ اہل دانش و بینش کا اس پر اتفاق ہے کہ سچے روزہ دار کو یقینی مقام تقرب حاصل ہوتا ہے اور بشریت کی کڑی منزل کے سخت مرحلوں سے وہ نکل آتا ہے۔ گویا روزہ دار اس حکم کے تحت میں آجاتا ہے کہ تَخَلَّقُوْا بِاَخْلَاقِ اللّٰہِ (اللہ تعالیٰ کے اخلاق سے متخلق ہوجاؤ)۔ یعنی خود نہ کھانا دوسروں کو کھلانا۔ اس عمل سے اس میں محبوب قدیم کی وہ صفت خاص پیدا ہوتی ہے جس کا ذکر ہوا اور صفاتِ بشریت سے وہ کنارہ اختیار کرتا ہے۔ پھر کچھ نہ کچھ پوچھو دو قسم کی دولت اور دو طرح کی نعمت اُس کو ملتی ہے۔

حضرت خواجۂ دنیا و آخرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فتویٰ ہے لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ الخ (روزہ دار کیلئے دو خوشیاں ہیں ایک افطار کے وقت اور ایک خدا کے دیدار کے وقت) روزہ دار کیلئے دو قسم کی فرحت رکھی گئی ہے، ایک فرحت تو اُس کو روزہ کھولنے کے وقت حاصل ہوتی ہے، اور دوسری فرحت اُس وقت حاصل ہوتی ہے جس وقت وہ جمالِ باکمال اپنے خداوند اپنے رب اپنے مالک کا دیکھتا ہے۔ اس عالم میں دل کی آنکھ سے لقا ہوتی ہے اور آخرت میں اس چشمِ سر سے روزہ دار دیکھے گا۔ جو دیکھنے کا حق ہے، روزہ کھولنے کے وقت روزہ دار حقیقی کو کیوں فرحت ہوتی ہے؟ اس کا سبب یہ ہے کہ اس قالبِ انسانی کی ترکیب مختلف عنصر سے ہے۔ غلباتِ شوق میں طالب کی یہ حالت ہوتی ہے کہ نفسِ مطمئنہ کے گھوڑے پر سوار بے آب و دانہ جا رہا ہے۔ نہ خود کھاتا ہے، نہ مرکب کو کھانے دیتا ہے، کیونکہ دیدار کی طلب ہے اور اس طلب میں شرط گرسنگی ہے۔ صُوْمُوْا لِرُؤْيَتِهٖ (اُس کے دیدار کے لئے روزہ رکھو)۔ جانے کی منزل دور ہے وَاَنَّ اِلٰى رَبِّكَ الْمُنْتَهٰى (منزل کی انتہا تیرے پروردگار تک ہے) مرکب نے جب ایک منزل طے کی دن تمام ہوا۔ نمازِ شام کا وقت آپہنچا بھوکا پیاسا چلتے چلتے گھوڑا تھک گیا روزہ دار نے جو افطار کیا گویا اس کو بھی دانہ پانی ملا۔ راکب مرکب دونوں کی جان میں جان آ گئی۔ سامانِ طاقت و قوت سے اتنی مسرت ایسی خوشی سوار کے دل میں پیدا ہوئی کہ بمقابلہ اس کے تمام شادیاں رنج و غم کے برابر ہیں۔ کیونکہ یہ قوت و طاقت بہترین مقصد اور مبارک راہ میں خرچ ہوگی۔

اخلاقِ سلف

عارف باللہ حضرت مولانا شاہ محمد احمد صاحب پرتاپگڈھی نور اللہ مرقدہٗ

سلف صالحین کے اخلاق میں سے ایک یہ ہے کہ آپس میں محبت کرتے اور اطمینان ووقار سے رہتے اور کم گفتگو کرتے، یہ ان کی نہایت عقلمندی اور اپنے ہمعصروں کے پورے تجربہ کے باعث تھا امیر المؤمنین حضرت علی رضی اللہ عنہ کا مقولہ ہے کہ انسان کی بلندی بائیس سال تک ہوتی ہے اور عقل کی ترقی اٹھائیس سال تک۔ اس کے بعد تجربہ ہوتا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ کم عقل راہبر نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ جس چیز کو وہ بگاڑتا ہے وہ اس سے زیادہ ہے جس کو سنوارتا ہے۔

حدیث شریف میں آیا ہے ''کرم الرجل دینه ومروته عقله وحسن خلقه'' یعنی انسان کی عزت دین سے ہے اور اس کی مروت عقل اور حسن خلق سے ہے۔

قتادہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ مرد تین قسم پر ہیں۔ اول پورا مرد، دوم آدھا مرد، سوم لاشے محض۔ پورا مرد وہ ہے جس کے پاس عقل اور تجربہ ہو اور اس سے فائدہ حاصل کرے۔ اور آدھا مرد وہ ہے جو عقلمندوں سے مشورہ لے اور کام کرے۔ اور لاشے محض وہ ہے جو نہ تو خود ہی عقلمند اور صائب الرائے ہو اور نہ ایسے لوگوں سے مشورہ لے۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں، سب لوگوں سے زیادہ عقلمند وہ ہے جو بولنے سے پہلے جو کچھ کہنا ہو سوچ لیا کرے۔ وہب بن منبہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں، جو دانشوری کا مدعی ہو اور آخرت کی تیاری نہ کرے وہ جھوٹا ہے۔ محمد بن زیاد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں، انسان کی عقل اس وقت تک مکمل نہیں ہوتی جب تک کہ وہ اپنے دوست سے نہ ڈرے۔ اے دوست! اس میں غور کر اور پاک اسلاف کی اتباع کر آرام پائے گا۔ والحمد للہ رب العٰلمین

سلف صالحین کے اخلاق میں سے ایک یہ ہے کہ اکثر خاموش رہتے اور نہایت دانائی سے مخاطب کی آسانی کیلئے گفتگو کرتے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قول کے مطابق ''اُوْتِیْتُ جَوَامِعَ الْکَلِمِ وَاخْتُصِرَ لِی الْکَلَامُ اِخْتِصَارًا''، یعنی میں جامع کلمات عطا کیا گیا ہوں اور میرے لئے کلام کو مختصر کر دیا گیا ہے۔

ابوالحسن ہردی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں، دانائی چار باتوں سے ترقی کرتی ہے۔ گناہ پر نادم ہونا، موت کیلئے تیاری کرنا، کم خوراک کھانا اور دنیا سے بے رغبت لوگوں کی صحبت اختیار کرنا۔ یحییٰ بن معاذ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ دانائی آسمان سے اُترتی ہے لیکن جس دل میں یہ چار خصائل ہوں اس دل میں گھر نہیں کرتی۔ دنیا کی طرف میلان، کل کا غم کھانا، بھائی پر حسد کرنا اور لوگوں پر بڑائی کا پسند کرنا۔ جس میں یہ خصلتیں ہوں اس میں دانائی نہیں جاتی۔

حمد باری تعالیٰ

عارف باللہ حضرت ڈاکٹر عبدالحی عارفی رحمۃ اللہ علیہ

محو ہوں لطف ناز میں تیرے
گم ہوں راز و نیاز میں تیرے

کتنا عالم فریب عالم ہے
حسن عالم طراز میں تیرے

یہ فسون نظر، معاذ اللہ
جلوہ پردہ ساز میں تیرے

چشم نظارہ محو حیرت ہے
حسن نیرنگ ساز میں تیرے

شان تسخیر عالم جاں ہے
التفات مجاز میں تیرے

بے نیازی ہی بے نیازی ہے
لطف بندہ نواز میں تیرے

اپنی ہستی مٹا چکا ہوں میں
عشق ہستی نواز میں تیرے

عارفی بھی ہے ایک کشتہ ناز
عرصہ ترکتاز میں تیرے

نذر (منت) کا بیان

فقیہ الامت حضرت مولانا مفتی محمود حسن گنگوہی نور اللہ مرقدہ

سوال: کسی نے نیت کرلی یا زبان سے لکھدیا کہ اس جانور کو شیرینی کرونگا، اس سے مطلب یہ ہوتا ہے کہ اس کو ذبح کرکے کچھ حصہ مسجد میں دوں گا، اور باقی اہلِ محلّہ اور اپنے گھر والوں کو کھلاؤں گا، یا صرف گھر میں کھالوں گا جیسے رواج سے معلوم ہوتا ہے، اور اس کے تناول میں صاحب نصاب اور خود بھی پرہیز نہیں کرتے کیا یہ نذر ہوجائے گی؟

جواب: نذر کیلئے صیغۂ التزام ضروری ہے، نیت مذکورہ اور الفاظ مذکورہ سے لزوم نہیں ہوتا۔

سوال: زید نے نیت کی کہ اگر میری بیوی کو بیماری سے شفا ہوجائے تو اتنے مَن گیہوں اور روپئے اس کے ہاتھ سے غریبوں کو تقسیم کروادونگا، وہ شفایاب ہوگئی، اب زید کا ارادہ ہے کہ مذکورہ گیہوں کی قیمت اور روپئے کسی مدرسہ میں دیدے تو یہ جائز ہے یا نہیں؟

جواب: جائز ہے۔

سوال: ایک عورت کی لڑکی بیمار ہوگئی اس نے منت مانی کہ اگر لڑکی روبصحت ہوگئی تو عقیقہ کروں گی، جس میں دو جانور ہوں گے، جبکہ لڑکی کیلئے ایک بکری ہے، اب ایسی صورت میں عقیقہ کے موقع پر دو جانور ضروری ہے یا ایک جانور کافی ہوگا؟

جواب: ان الفاظ سے نذر منت نہیں ہوئی جب تک یہ نہ کہا ہو کہ ان دو بکریوں کو ذبح کرکے گوشت صدقہ کروں گی، لہٰذا اگر عقیقہ میں ایک بکری ذبح کرلی تو بھی عقیقہ درست ہوجائے گا۔

ماہنامہ دعوۃ الحق
رجب المرجب ۱۴۴۵ھ فروری 2024ء

پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پیارا طریقہ

عارف باللہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب نور اللہ مرقدہٗ

بیماری علاج اور عیادت کی سنتیں

۱) بیماری میں دوا اور علاج کرانا مسنون ہے، علاج کرانا تار ہے مگر بیماری سے شفا میں نظر اللہ ہی پر رکھے۔

۲) کلونجی اور شہد کے ساتھ علاج کرنا سنت ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان دونوں چیزوں میں شفا رکھی ہے۔ ان دونوں کی تعریف میں بہت سی حدیثیں آئی ہیں۔

۳) علاج کے دوران نقصان پہنچانے والی چیزوں سے پرہیز کرنا چاہئے۔

۴) اپنے بیمار بھائی کی عیادت کیلئے جانا سنت ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے: عُوْدُوا الْمَرِيْضَ مریض کی عیادت کرو اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

مَرِضْتُ مَرَضًا فَاَتَانِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُنِيْ... الخ

فرماتے ہیں کہ میں بیمار ہوگیا تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میری عیادت کے لئے تشریف لائے۔

(پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیاری سنتیں)

ماہنامہ دعوۃ الحق
رجب المرجب ۱۴۴۵ھ فروری 2024ء

گناہ اور اس کے نقصانات

شیخ الحدیث عارف باللہ حضرت اقدس مولانا شاہ ابرار الحق صاحب رحمۃ اللہ علیہ

آج ہم لوگ زہر کھا رہے ہیں یعنی بڑے بڑے گناہوں میں مبتلا ہیں مگر اس کا تریاق وعلاج یعنی توبہ وشریعت وسنت پر عمل کے لئے تیار نہیں ایسی صورت میں زہر کھانے والا کب تک صحت مند رہ سکتا ہے جس طرح زہر کے استعمال کرنے سے زندگی کے بجائے موت آجاتی ہے اسی طرح ان گناہوں میں سے ایک ایک گناہ یہ بھی جنت کی زندگی کے بجائے جہنم میں پہنچا دیتا ہے اگر اللہ تعالیٰ فضل نہ فرمائے۔

چند گناہ کبیرہ جن پر وعیدیں آئی ہیں۔ جو بغیر توبہ کے معاف نہیں ہوتے اور ایک گناہ بھی جہنم میں لے جانے کے لئے کافی ہے۔

(۳۲) جھوٹی گواہی دینا۔

جھوٹی گواہی کی وجہ سے جس جس کا حق مارا جائے گا سب کا وبال جھوٹی گواہی دینے والے کی گردن پر ہوگا۔

(۳۳) یتیم کا مال کھانا۔

یتیم کے مال کے کھانے کو قرآن نے آگ کھانا کہا ہے اور سزا جہنم بتلائی ہے۔

گناہ کے نقصانات

(۹۴) آدمی نیکیوں کی توفیق سے محروم ہوجاتا ہے حتیٰ کہ گناہوں کی نحوست سے رفتہ رفتہ تمام نیک کام چھوٹ جاتے ہیں، پس گناہوں سے جلد توبہ کرنی چاہئے۔

ماہنامہ دعوۃ الحق
رجب المرجب ۱۴۴۵ھ فروری 2024ء

(۱) الایمان باللہ وصفاتہ

نظر فرمودہ شیخ الحدیث عارف باللہ حضرت اقدس مولانا شاہ ابرار الحق صاحب رحمۃ اللہ علیہ

اللہ اور اس کی صفات کے بارے میں عقیدے

عقیدہ کی تعریف: دین کی وہ اصولی اور ضروری باتیں جن کا جاننا اور دل سے ان پر یقین کرنا ہر مسلمان کیلئے ضروری ہے۔

عقیدہ: ۱۴ اللہ تعالیٰ بندوں کا اور ان کے تمام اعمال کا پیدا کرنے والا ہے، اسی نے ان کو سمجھ اور ارادہ دیا ہے جس سے گناہ اور ثواب کے کام وہ اپنے اختیار اور ارادہ سے کرتے ہیں، گناہ کے کام سے ناراض اور ثواب کے کام سے خوش ہوتا ہے، بندوں کو کسی کام کے پیدا کرنے کی قدرت نہیں ہے۔

عقیدہ: ۱۵ اللہ تعالیٰ نے بندوں کو ایسے کسی کام کا حکم نہیں دیا جو بندوں سے نہ ہو سکے، اور جن جن کاموں کے کرنے اور جن جن کاموں سے بچنے کا حکم دیا ہے ان کے کرنے یا نہ کرنے سے اس کی عظمت اور بڑائی میں نہ اضافہ ہوتا ہے نہ کمی بلکہ وہ سب بندوں ہی کے فائدہ اور نفع کیلئے ہیں۔

DAWAT-UL-HAQ

#43 Mulla Street, Pernambut - 635 810. (Vellore Dist.)
Email: mudeer@dawatulhaq.in Phone: 04171-231292
www.dawatulhaq.in

FOR PRIVATE CIRCULATION ONLY

جواہر حکمت

مجھ پہ یہ لُطفِ فراواں میں تو اِس قابل نہ تھا
تیری اِس رحمت کے قرباں میں تو اِس قابل نہ تھا
یہ تہی دستِ ازل بھی تیرے دَر سے اے کریم
لے چلا ہے بھر کے داماں میں تو اِس قابل نہ تھا

(حضرت خواجہ عزیز الحسن مجذوب رحمۃ اللہ علیہ)